بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلیٰ آلِہِ وَاَصْحَابِہِ اَجْمَعِیْن.

نذر یعنی منت ماننے کے مسائل

نذر اپنے اوپر کچھ واجب کرنے کا نام ہے۔ شرعی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت والے کسی ایسے عمل کو جو اللہ تعالیٰ نے ضروری نہیں قرار دیا یا کسی بھی جائز عمل کو اپنے اوپر لازم کرنے کو نذر یعنی منت ماننا کہتے ہیں، مثلاً کوئی شخص کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے ہر ماہ تین یا پانچ یا سات روزے رکھنے کی نذر مانتا ہوں۔ یا یوں کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے فلاں مرض سے شفا دیدی تو میں اتنا مال صدقہ کروں گا۔

نذر یعنی منت ماننے کا رواج پہلی قوموں میں بھی تھا حتی کہ زمانہ جاہلیت میں بھی یہ سلسلہ جاری تھا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں متعدد جگہوں پر نذر کا تذکرہ ملتا ہے۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَۃُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّی نَذَرْتُ لَکَ مَا فِی بَطْنِی مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّی (سورۃ آل عمران ۳۵)

جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے میرے رب! میرے پیٹ میں جو کچھ ہے اسے میں نے تیری (عبادت گاہ کی) خدمت کے لئے وقف کرنے کی نذر مانی ہے، تو میری طرف سے قبول فرما۔

فَقُوْلِی اِنِّی نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْماً (سورۃ مریم ۲۶)

تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے نام کا روزہ نذر مان رکھا ہے۔

وَمَآ اَنْفَقْتُم مِّن نَّفَقَۃٍ اَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُہ (سورۃ البقرہ ۲۷۰)

تم جتنا خرچ کرو اور جو کچھ نذر مانو اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے، یعنی اس پر اجر و ثواب دیتا ہے۔

نذر کی قسمیں:

نذر اطاعت: اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت والے اعمال مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور عمرہ وغیرہ میں سے ایسے کسی عمل کو اپنے اوپر لازم کرلینا جس کو اللہ تعالیٰ نے ضروری نہیں قرار دیا ہے۔ مثلاً کوئی شخص کہے کہ میں روزانہ ۱۰ نوافل ادا کروں گا یا ہر ماہ سات یا آٹھ روزے رکھوں گا۔ ایسی منت کو پورا کرنا لازم ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ (سورۃ الحج ۲۹) اپنی نذروں کو پورا کرو۔ نیز نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ نَذَرَ اَن یُّطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْہ (بخاری و مسلم) جس شخص نے اللہ کی اطاعت کے لئے کوئی منت مانی تو اس کو پورا کرنا چاہئے۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر کو پورا کرو۔ (بخاری) نذر پوری کرنے والوں کی تعریف خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر فرمائی ہے: یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ •••••• (سورۃ الانسان ۷) وہ اللہ کی اطاعت میں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور عمرہ کی منت مانتے ہیں اور اس کو پورا کرتے ہیں...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے والوں کو نیک لوگوں میں شمار کیا ہے۔

قسم کا کفارہ:

اگر کوئی شخص نذر (منت) ماننے کے بعد اس پر عمل کرنے سے رکنا چاہے تو اسے قسم کے کفارہ کی طرح کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

دس مسکینوں کو متوسط درجہ کا کھانا کھلانا یا دس مسکینوں کو بقدر ستر پوشی کپڑا دینا یا غلام آزاد کرانا۔ اگر ان مذکورہ تین کفاروں میں سے کسی ایک کے

ادا کرنے پر قدرت نہ ہو تو تین دن کے مسلسل روزہ رکھنے ہوں گے۔

نذر مقید: نذر کی دوسری قسم یہ ہے کہ کسی خاص شرط کے پورے ہونے پر منت مانی جائے، مثلاً اگر میری تنخواہ میں اضافہ ہوا تو میں ۱۰۰ ریال غریب کو دوں گا۔ یا میرا فلاں کام ہوگیا تو میں ایک بکرا ذبح کروں گا۔۔ اس طرح کی شرط کے ساتھ نذر ماننا جائز تو ہے، البتہ شریعت اسلامیہ نے اس نوعیت کی نذر ماننے کو چند وجوہات کی وجہ سے پسند نہیں فرمایا ہے مثلاً :

☆ کبھی کبھی نذر ماننے والا منت پورا نہیں کر پاتا اور پھر گناہ گار ہوتا ہے۔

☆ لوگوں میں یہ عقیدہ پیدا ہوتا ہے کہ نذر ماننے سے تقدیر بدل جاتی ہے۔

☆ لوگوں میں یہ یقین پیدا ہوتا ہے کہ ان کی نذر کی وجہ سے یہ چیز حاصل ہوئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کی نذر کے متعلق ارشاد فرمایا: نذر ماننے سے کوئی خیر نہیں آتی بلکہ اس کے ذریعہ صرف بخیل کا کچھ مال خرچ ہو جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اس طرح کی مقید نذر مان لے تو شرط پائے جانے پر نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔ اگر شرط پائے جانے کے باوجود کسی وجہ سے نذر پوری نہ کرسکے تو اسے قسم کے کفارہ کی طرح کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

تنبیہ: نذر مثل نماز، روزہ اور زکوۃ کے ایک عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے جیسا کہ نماز کی ہر رکعت میں ہم اس کا اعتراف کرتے ہیں: اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنَ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں)۔ لہذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بزرگ یا ولی کے نام سے نذر یعنی منت ماننا ناجائز وحرام ہے اور اس نذر کو پورا نہ کرنا واجب اور ضروری ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا نَذْرَ فِی مَعْصِیَةِ اللّٰهِ (بخاری ومسلم) اللہ کی نافرمانی میں کوئی نذر معتبر نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے کسی گناہ کرنے کی یا کسی بزرگ یا ولی کے نام سے نذر مانی تو اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کے ساتھ، اس نذر کا ختم کرنا واجب اور ضروری ہے۔ البتہ کفارہ کے وجوب میں علماء کا اختلاف ہے، احتیاط قسم کے کفارہ ادا کرنے میں ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے چند نذریں مانیں مگر اب ان نذروں پر عمل کرنا مشکل ہو رہا ہے، تو وہ اپنی تمام نذروں کو ختم کرسکتا ہے۔ البتہ ایک قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا یا جتنی نذریں مانی تھیں اتنے ہی کفارے ادا کرنے ہوں گے، اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ ہر نذر کا الگ الگ کفارہ ادا کرے۔

دعاؤں کا محتاج: محمد نجیب قاسمی، ریاض (najeebqasmi@yahoo.com)